اسلامیات

حصہ حفظ: فرسٹ ٹرم (مکمل)

حصہ ناظرہ: فرسٹ ٹرم (مکمل)

حفظ قرآن مجید: سورۃ الضحیٰ، سورۃ الزلزال

باب نمبر دوئم: ایمانیات اور عبادات

رسولوں پر ایمان

مختصر جواب دیں:

س ۱۔ رسالت پر صحیح ایمان کے حامل لوگ کون ہیں؟

ج: رسالت پر صحیح ایمان کے حامل وہی لوگ ہیں جو رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے صحیح ایمان نصیب ہوتا ہے۔

س ۲۔ رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

ج: دنیا اور آخرت میں کامیابی اور سرخروئی رسالت کے تقاضوں پر عمل کرنے سے ہے۔

س ۳۔ بارگاہِ رسالت میں معمولی سی بے ادبی کا کیا نقصان ہے؟

ج: بارگاہِ رسالت میں معمولی سی بے ادبی ساری زندگی کے نیک اعمال کو غارت کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان دولتِ ایمان سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ سب نبیوں کی تعظیم ضروری ہے۔

تفصیلی جواب دیں:

س ۱۔ عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا اور رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ سلسلہ نبوت و رسالت حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدے کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں۔

س ۲۔ تعظیم رسول ﷺ سے کیا مراد ہے؟

ج: رسالت کا دوسرا تقاضا تعظیمِ رسول ﷺ کو قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائیں، آپ ﷺ کی تعظیم کریں۔ آپ ﷺ کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو آپ ﷺ کے ساتھ اتارا گیا ہے وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ بارگاہ رسالت میں معمولی سی بے ادبی ساری زندگی کے نیک اعمال کو غارت کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان

دولت ایمان سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ سب نبیوں کی تعظیم ضروری ہے۔

اسلام میں عبادت کا تصور

مختصر جواب دیں:

س ا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو کس لیے پیدا کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔''

س ۲۔ قرآن حکیم میں سب سے زیادہ حکم کس چیز کا آیا ہے؟

ج: قرآن مجید میں سب سے زیادہ تاکید نماز قائم کرنے کی آئی ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

س ۳۔ حج کیسی عبادت ہے؟

ج: حج ایک مالی اور بدنی عبادت ہے۔ یہ اسلام کا اہم رکن ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

س ۴۔ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ کس عبادت کا حکم آیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

تفصیلی جواب دیں:

س ا۔ روزہ دار کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

ج: روزہ بھی اسلامی عبادات میں سے ایک اہم عبادت ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے، جس میں ریاکاری یا دکھلاوا نہیں ہوتا اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ صرف روزہ داروں کے لیے مخصوص ہو گا۔

س ۲۔ زکوٰۃ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ بھی اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ سورۃ التوبۃ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ان میں فقراء، مساکین، عاملین، نو مسلم، غلام، قرض دار، اللہ کے راستے میں جہاد یا حصولِ علم میں مشغول اور مسافر شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے اُس کی رضا کی خاطر اُس کے راستے میں مال خرچ کرنا بہت اعلیٰ عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے اُن کو قیامت کے دن سخت عذاب ہو گا۔ زکوٰۃ کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ معاشرے میں محبت، ہمدردی اور امن و سکون کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

س۳۔ حج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: حج ایک مالی اور بدنی عبادت ہے۔ یہ اسلام کا اہم رکن ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج کے عظیم الشان اجتماع سے اُمتِ مسلمہ کی شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے اور اتحاد و یگانگت کا عملی مظاہرہ بھی۔ حج کا اصل فائدہ روحانی تربیت ہے۔ یہ قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اس طرح حج کیا کہ گناہوں اور فضول باتوں سے بچا رہا تو وہ پچھلے گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ حج ایک ایسی جامع عبادت ہے جس میں تمام دیگر عبادات کی روح شامل ہے۔ حج کا ہر مرحلہ روحانی و اخلاقی تربیت کا حامل ہے۔

دعا کی اہمیت و فضیلت

مختصر جواب دیں:

س۱۔ اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا کس کے مترادف ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا تکبر کے مترادف ہے۔

س۲۔ نبی اکرم ﷺ کون سی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟

ج: اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

س۳۔ اگر دعا قبول نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج: اگر دعا قبول نہ ہو تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا جائے بلکہ بار بار دعا کی جائے۔

س۴۔ دعا مانگتے ہوئے دل میں کیا یقین رکھنا چاہیے؟

ج: دل میں پختہ یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ دعا کو ضرور قبول کرے گا۔

تفصیلی جواب دیں:

س۱۔ دعا مانگنے کی فضیلت بیان کریں۔

ج: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے اسے مومن کا ہتھیار قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتا ہے، جو اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے وقت اس سے دعا نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور پیغمبر دُکھ، تکلیف، مصیبت اور آزمائش کے وقت اپنے رب کے حضور اپنی حاجات پیش کرتے رہے، اس کی نعمتوں کا شکر بجالاتے، مشکل حالات میں اس کی رضا پر صبر کرتے اور آخرت میں کامیابی کے لیے دعائیں مانگتے رہے۔

س۲۔ قرآن مجید میں دعا مانگنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟

ج: نبی اکرم ﷺ اکثر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگا کرتے تھے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے، اس کی حمد و ثنا کرتے،

اس کی رحمتوں اور نعمتوں کا شکر بجالاتے اور سب سے آخر میں اپنی خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے۔

س۳۔ دعا مانگنے کے کوئی سے پانچ آداب بیان کریں۔

ج: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کے کچھ آداب درج ذیل ہیں:

(i) بہتر ہے کہ دعا باوضو ہو کر مانگی جائے۔

(ii) دعا قبلہ رخ ہو کر مانگی جائے۔

(iii) دعا کے وقت ہتھیلیوں کا رُخ چہرے کی جانب ہو اور دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیر لیے جائیں۔

(iv) دعا کرتے وقت پورا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔

(v) دعا انتہائی عاجزی اور خشوع و خضوع سے مانگی جائے۔

زکوٰۃ: فضیلت اور معاشرتی اہمیت

مختصر جواب دیں:

س۱۔ زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟

ج: زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی نقدی یا سامانِ تجارت موجود ہو۔

س۲۔ زکوٰۃ کے دو فائدے لکھیں۔

ج: زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور وہ بڑھتا ہے۔

س۳۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے گئے مال کی کیا حیثیت ہے؟

ج: جب کوئی مسلمان مال و دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اسے اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ یہ قرض کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔

س۴۔ زکوٰۃ دینے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو''۔

تفصیلی جواب دیں:

س۱۔ زکوٰۃ کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

ج: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک ہونا، بڑھنا یا نشوونما پانا۔ اصطلاح میں حلال طریقے سے کمائے گئے مال میں سے مقررہ شرح کے ساتھ معین حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مسلمان کا مال نہ صرف پاک ہو جاتا ہے بلکہ اس میں برکت ہوتی ہے اور وہ مزید بڑھتا ہے۔

زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، نقدی یا سامان تجارت موجود ہو اس خاص مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔ سونے کو نصاب ساڑھے سات تولے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے۔ زکوٰۃ کسی مال یا چیز پر اس وقت فرض ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے ایک سال گزر جائے۔

س ۲۔ زکوٰۃ کے مصارف کون کون سے ہیں؟

ج: مصارفِ زکوٰۃ سے مراد زکوٰۃ کے مستحق افراد ہیں۔ ان کی تعداد آٹھ ہے۔ سورۃ التوبہ میں مصارفِ زکوٰۃ کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

صدقات (یعنی زکوٰۃ) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنانِ صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیفِ قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں (کے قرض ادا کرنے) میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہئے)۔

س ۳۔ زکوٰۃ کی فضیلت و اہمیت لکھیں۔

ج: زکوٰۃ اہم ترین مالی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو بے شمار مال و دولت سے نوازا ہے اور کچھ کو کم۔ جس طرح زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسی طرح رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اس بات کا اظہار بھی ہے کہ مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے۔ اس لیے اس حکم کے مطابق مسکین اور دوسرے مستحق لوگوں کو بھی اس میں سے حصہ دیا جائے۔ جب کوئی مسلمان مال و دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اسے اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ یہ قرض کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ اسلام میں زکوٰۃ ادا کرنے کا بہت ثواب اور ادا نہ کرنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔

باب نمبر سوئم: سیرتِ طیبہ

فتح مکہ

مختصر جواب دیں:

س ۱۔ نبی کریم ﷺ نے قریش کو کون سی تین شرطیں پیش کیں؟

ج: (i) بنو خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا دیں۔ (ii) بنو بکر کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔

(iii) معاہدہ حدیبیہ کے ختم کرنے کا اعلان کریں۔

س ۲۔ حضور ﷺ نے ابوسفیان کی عزت افزائی کس طرح فرمائی؟

ج: حضور ﷺ نے ابوسفیان کو عزت دی اور فرمایا کہ جو کوئی ابوسفیانؓ کے گھر میں پناہ لے گا اسے امان ہے۔

س ۳۔ حضور اکرم ﷺ بتوں کو ٹھوکر مارتے ہوئے کیا فرماتے جاتے تھے؟

ج: آپ ﷺ بتوں کو ٹھوکر مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

س۴۔ حضور ﷺ نے قریش سے خطاب میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: قریش کے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ وہ بولے اچھا۔ آپ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لو میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔ ''آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

تفصیلی جواب دیں:

س۱۔ فتح مکہ کا پس منظر اپنے الفاظ میں تحریر کریں؟

ج: صلح حدیبیہ میں مسلمانوں اور قریشِ مکہ کے درمیان یہ طے پایا تھا کہ دونوں دس سال تک جنگ نہیں کریں گے۔ عرب قبائل جس فریق کے ساتھ ملنا چاہیں مل جائیں۔ قبیلہ بنو خزاعہ مسلمانوں کا حلیف بن گیا، جبکہ بنو بکر نے قریشِ مکہ کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ پرانی دشمنی کی بنا پر بنو بکر نے بنو خزاعہ پر رات کی تاریکی میں حملہ کر دیا۔ بنو خزاعہ نے مجبوراً خانہ کعبہ میں پناہ لی۔ لیکن بنو بکر نے حرم میں داخل ہو کر بنو خزاعہ کا خون بہایا۔ قریش مکہ نے بنو بکر کا بھرپور ساتھ دیا۔

بنو خزاعہ کے ایک وفد نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ قریش اور بنو بکر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور خانہ کعبہ کی حرمت کا بھی خیال نہیں رکھا۔ ہم آپ ﷺ کے حلیف ہیں، آپ ﷺ ہماری مدد کریں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ضمرہؓ کو قریشِ مکہ کی طرف بھیجا اور درج ذیل تین شرطیں پیش کیں کہ ان میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیں تاکہ اتمام حجت ہو جائے۔

(i) بنو خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا دیں۔ (ii) بنو بکر کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔

(iii) معاہدہ حدیبیہ کے ختم کرنے کا اعلان کریں۔

قریش مکہ نے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیسری شرط قبول کر لی۔

س۲۔ حضرت ابو سفیانؓ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کریں۔

ج: حضور ﷺ نے ابو سفیان کو اسلام کی دعوت دی۔ ابو سفیان نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کر لی اور ایمان لے آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابو سفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کے لشکر کا نظارہ آنکھوں سے دیکھ لیں۔

آپ ﷺ نے ابو سفیانؓ کو عزت دی اور فرمایا کہ جو کوئی ابو سفیانؓ کے گھر میں پناہ لے گا اسے امان ہے۔ اس کے علاوہ جو ہتھیار ڈال دے، مسجد حرام میں داخل ہو جائے یا اپنا دروازہ بند کر لے اس کو بھی امان ہے۔ حضرت ابو سفیانؓ تیزی سے مکہ مکرمہ پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف سے امان کا پیغام لوگوں کو دیا اور قریش مکہ کو بتایا کہ ان میں مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں ہے۔

س۳۔ حضور ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر مسجد حرام میں داخل ہونے کا منظر اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ج: حضور ﷺ انصار اور مہاجرین کے ساتھ مسجد حرام کے اندر تشریف لائے۔ حجرِ اسود کو چوما اور اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا۔ طواف کے بعد حضرت عثمان بن طلحہؓ سے خانہ کعبہ کی چابی لی۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی اور بیت اللہ کے اندر تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ بتوں کو ٹھوکر مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ ''حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے''۔

غزوۂ حنین

مختصر جواب دیں:

س۱۔ وادی حنین مکہ مکرمہ سے کتنی دور ہے؟

ج: وادی حنین مکہ مکرمہ سے تقریباً چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

س۲۔ اوطاس کی وادی کہاں ہے؟

ج: اوطاس کی وادی حنین کے قریب واقع ہے۔

س۳۔ غزوۂ حنین کس سن ہجری میں پیش آیا؟

ج: 6 شوال 8 ہجری کو۔

س۴۔ حضرت عباسؓ نے صحابہ کرامؓ کو کن الفاظ میں پکارا؟

ج: حضرت عباسؓ نے آواز دی ''بیعت رضوان والو۔۔۔۔۔! کہاں ہو؟

س۵۔ غزوۂ حنین میں بنو ثقیف کے کتنے آدمی مارے گئے؟

ج: بنو ثقیف کے ستر آدمی مارے گئے۔

تفصیلی جواب دیں:

س۱۔ غزوۂ حنین کی ابتداء میں مسلمان کیوں پسپا ہوئے؟

ج: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے۔ بارہ ہزار افراد کا لشکر آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ دس ہزار وہ جو فتح مکہ کے لیے آپ ﷺ کے ہمراہ تشریف لائے اور دو ہزار مکہ کے لوگ جن میں اکثریت نو مسلموں کی تھی۔ مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے لشکر کی کثرت دیکھ کر کہا کہ ہم آج ہر گز مغلوب نہیں ہو سکتے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ پر گراں گزری۔

اسلامی لشکر رات کے وقت وادی حنین پہنچا۔ مالک بن عوف پہلے ہی اپنا لشکر اس وادی میں اتار کر مختلف جگہوں پر پھیلا اور چھپا چکا تھا۔ مسلمان دشمن کی موجودگی سے بالکل بے خبر تھے۔ مسلمان آگے بڑھے، تو بنو ہوازن کے جنگجوؤں نے اچانک مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی۔ اس اچانک حملے سے مسلمان سنبھل نہ سکے۔ ان میں ایسے بھگدڑ مچی کہ کوئی کسی کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا۔ ہر طرف افراتفری کا سماں تھا۔ آپ ﷺ کے قریب دس آدمی رہ گئے۔

س ۲۔ غزوہ حنین میں رسول اکرم ﷺ کی شجاعت کا حال بیان کریں۔

ج: غزوۂ حنین کی شدید بھگدڑ میں بھی رسول اللہ ﷺ استقامت کا پہاڑ بنے رہے، آپ ﷺ کا رخ کفار کی جانب تھا اور آپ ﷺ آگے بڑھتے ہوئے فرما رہے تھے۔

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

س ۳۔ غزوۂ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

ج: غزوۂ حنین سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ظاہری اسباب پر فخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہئے۔ شجاعت اور بہادری کے ساتھ میدان میں اترنا چاہئے۔ ہر حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہئے۔

غزوۂ تبوک

مختصر جواب دیں:

س ۱۔ رومی فوجیں کس ملک کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہوئیں؟

ج: رومی فوجیں مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے شام کی سرحد پر جمع ہونا شرع ہوئیں۔

س ۲۔ ہرقل نے کتنے افراد کا لشکر تیار کیا؟

ج: ہرقل نے چالیس ہزار کا لشکر تیار کیا۔

س ۳۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے غزوۂ تبوک کی تیاری کے کیا پیش کیا؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

س ۴۔ بعض صحابہ کرامؓ کی آنکھوں سے آنسو کیوں نکل پڑے؟

ج: جہاد پر ساتھ نہ جا سکنے کی حسرت میں ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

س ۵۔ جیش العسرۃ کا مطلب کیا ہے؟

ج: جیش العسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

تفصیلی جواب دیں:

س ا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرامؓ نے کس طرح مالی مدد کی؟

ج: مسلمانوں کے لیے قحط سالی کی وجہ سے یہ مالی تنگدستی کا زمانہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم پر صحابہ کرامؓ نے جہاد کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔

انھوں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کو قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔

اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، ایک ہزار دینار اور دو سو اوقیہ چاندی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ دیگر صحابہ کرام ﷺ نے بھی اپنی اپنی استطاعت سے بڑھ کر جہاد کی تیاری میں حصہ لیا۔

بعض صحابہ کرام ﷺ اس قدر بے سروسامان تھے، کہ وہ جہاد کی تیاری میں حصہ نہ لے سکے۔ انھوں نے اپنی جانیں بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ انھیں بھی جہاد فی سبیل اللہ میں ساتھ لے جایا جائے۔

س ۲۔ مدینہ منورہ سے تبوک کا سفر کیسا تھا؟

ج: سن 9 ہجری میں نبی اکرم ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرامؓ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں مسلمان مجاہدین کی یہ سب سے بڑی تعداد تھی۔ ان میں دس ہزار سوار تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے صحابہ کرامؓ باری باری سواری کرتے تھے۔ اٹھارہ آدمیوں کے لیے ایک اونٹ تھا۔ اکثر صحابہ کرامؓ نے یہ طویل سفر پیدل ہی طے کیا۔ مسلمانوں نے پانچ سو میل کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر، حوصلے اور جواں مردی سے طے کیا۔ سفر کی تمام تر تکالیف کو عزم اور ہمت سے برداشت کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العُسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

س ۳۔ غزوۂ تبوک کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

ج: اس غزوہ کے درج ذیل نتائج برآمد ہوئے:

(i) مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔

(ii) رومیوں اور شامیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔

(iii) گردونواح کی عیسائی آبادیوں پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ بڑھ گیا۔

(iv) بہت سے سرحدی قبائل نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔

(v) اسلامی سلطنت کی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔ کئی قبائل اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر کے مسلمان ہو گئے۔

خطبہ حجۃ الوداع

مختصر جواب دیں:

س ۱۔ آپ ﷺ کس تاریخ کو مکہ مکرمہ حج کے لیے روانہ ہوئے؟

ج: آپ ﷺ تمام مسلمانوں کو ساتھ لے کر 26 ذی قعدہ کو مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے۔

س ۲۔ ذوالحج کی کس تاریخ کو آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کو دیکھ کو کیا ارشاد فرمایا؟

ج: 4 ذوالحج کو آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو فرمایا "اے اللہ اس گھر کو اور زیادہ شرف عطا کر"۔

س ۳۔ خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے امانت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج: خبردار! جس کے پاس کسی کی امانت ہو، پس اسے چاہیے کہ وہ مالک کو لوٹا دے۔

س ۴۔ اطاعت امیر کی اہمیت کے متعلق آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: اگر کٹی ہوئی ناک والا حبشی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔

تفصیلی جواب دیں:

س ۱۔ عورتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: اے لوگو! تمھاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور تمھارا ان پر حق ہے۔ تمھارا حق یہ ہے کہ وہ تمھارے بستر کو کسی دوسرے سے پامال نہ کرائیں اور تمھاری اجازت کے بغیر کسی ایسے آدمی کو گھر میں نہ آنے دیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور کوئی بے حیائی کا کام نہ کریں اور تم نے انھیں اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے تم نے انھیں اپنے لیے حلال کیا۔ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو۔

س ۲۔ خطبہ حجۃ الوداع میں اسلامی مساوات کی اہمیت بیان کریں۔

ج: رسول اللہ ﷺ سے قبل لوگ مختلف طبقات میں تقسیم تھے۔ غلام آقا کی برابری نہیں کر سکتے تھے۔ عام لوگ سرداروں کے ساتھ گفتگو کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے۔ حضور ﷺ نے یہ ساری سرحدیں توڑ کر انسانوں کو برابر کر دیا اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ کو قرار دیا۔

س ۳۔ خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں جان، مال اور عزت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

ج: عرب میں جان، مال اور عزت کی کوئی ضمانت اور حفاظت نہ تھی جو جس کو چاہتا قتل کر دیتا تھا اور جس کا مال چاہتا تھا چھین لیتا تھا اس طرح کسی کے ہاتھوں کسی کی عزت محفوظ نہ تھی۔ حقیقت میں ایک صحت منداور مثالی معاشرہ اسی صورت میں وجود میں آ سکتا ہے جب جان، مال اور عزت کو تحفظ حاصل ہو۔

وصال

مختصر جواب دیں:

س ا۔ رسول اللہ ﷺ کی علالت کے دوران مسجدِ نبوی ﷺ میں نماز کس نے پڑھائی؟

ج: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نماز پڑھائی۔

س ۲۔ طبیعت سنبھلنے کے بعد آپ ﷺ کن دو صحابہ کرامؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے؟

ج: آپ ﷺ کی طبیعت ایک دن ذرا سنبھلی تو غسل فرمایا اور حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے۔

س ۳۔ آپ ﷺ کا وصال کب ہوا اور آپ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج: یہ واقعہ 12 ربیع الاول 11 ہجری بروز سوموار کو پیش آیا اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

س ۴۔ وصال کے بعد کن صحابہؓ نے آپ ﷺ کو غسل دیا؟

ج: حضرت علیؓ اور حضرت فضیل بن عباسؓ نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔

تفصیلی جواب دیں:

س ا۔ علالت کے دوران آپ ﷺ نے آخری خطبہ میں کیا فرمایا؟

ج: آپ ﷺ نے آخری خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! اگر کسی کا مجھ پر کوئی حق ہے تو مجھ سے لے لے۔ اگر میں نے کسی پر ظلم کیا ہے تو مجھ سے بدلہ لے لے یا معاف کر دے تاکہ میں اپنے رب کے پاس بالکل پاک ہو کر جاؤں۔

س ۲۔ آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر کہاں گئے اور کیا کام کیا؟

ج: خطبہ مبارکہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پاس جو اشرفیاں پڑی تھیں انھیں منگوا کر غریبوں میں تقسیم کر دیا اور اعلان کیا کہ پیغمبر کوئی ترکہ نہیں چھوڑتے۔ ان کا جو بھی ترکہ ہو گا وہ بیت المال میں جمع ہو گا اور مسلمانوں کی بہبود پر خرچ ہو گا۔

س ۳۔ وصال والے دن آپ ﷺ کی کیا کیفیت تھی؟

ج: وصال والے دن طبیعت کو ذرا سکون ہوا مگر تھوڑی ہی دیر بعد طبیعت خراب ہو گئی اور بے چینی بڑھتی گئی۔ چہرہ مبارک پر پسینہ آتا رہا۔ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کو دیکھ کر پریشان تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے بعد تمھارا باپ بے چین نہیں ہو گا۔ آخر سہ پہر کے وقت آپ ﷺ نے مسواک کی اور پھر انگلی اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ اب صرف بڑا رفیق درکار ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

Note: Islamiat work given above will be done on Islamiat school copy. (learn also)

نوٹ: اسلامیات کا کام سکول کی کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا ہے۔